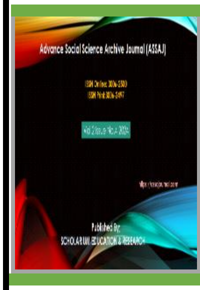

Advance Social Science Archive Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.3 No.1,January-March,2025.Page No.1067-1081
Print ISSN: 30062497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

PSYCHOLOGICAL ISSUES OF EDUCATED WOMEN IN THE JOINT FAMILY SYSTEM OF PASHTUN SOCIETY: A SHARIAH AND SOCIAL ANALYSIS

پختون معاشرے میں مشترکہ خاندانی نظام کی روایت میں تعلیم یافتہ خواتین کے نفسیاتی مسائل کا شرعی اور سماجی تجزیہ

Shabana Yasmeen	Phd Scholar, Department of Islamic Studies and Research. UST, Bannu
	Email: shabanasayeed432@gmail.com
Dr Muhammad Fakhar ud din*	Lecturer, Department of Islamic Studies and Research. UST, Bannu
	Corresponding Email: fakhar.08@gmail.com

ABSTRACT

This study explores the psychological challenges faced by educated women within the joint family system in Pakhtun society, analyzed from both Islamic and sociological perspectives. The Pakhtun joint family system is deeply rooted in cultural traditions that emphasize collective living and decision-making. While this system fosters familial unity and mutual support, it also creates unique psychological pressures for women, particularly those who are educated and aspire for personal autonomy and career advancement. Educated women often encounter conflicts between traditional familial expectations and their professional aspirations, leading to stress, identity crises, and a sense of being undervalued. The study investigates these challenges, considering the role of societal norms, gender roles, and the influence of Islamic teachings in shaping family dynamics. It also examines the expectations placed on women regarding household responsibilities, adherence to cultural norms, and the restrictions they face despite their education. Islamic teachings emphasize balance, justice, and mutual respect within families, offering a framework that supports women's rights and acknowledges their contributions. This study highlights how these principles can be applied to address the psychological issues faced by educated women, advocating for a balanced approach that respects cultural values while promoting individual well-being and empowerment. The research provides insights into how societal reforms and awareness of Islamic principles can reduce the psychological burden on women, fostering a more equitable and supportive environment.

Keywords: Pakhtun society, joint family system, educated women, psychological challenges, cultural norms, Islamic perspective, family dynamics, gender roles, women's rights, societal reforms.

تعارف

پختون معاشرہ اپنی منفرد ثقافتی اور سماجی روایات کی وجہ سے دنیا بھر میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ اس معاشرے میں مشترکہ خاندانی نظام ایک اہم جزو ہے، جہاں خاندان کے تمام افراد، بشمول والدین، بہن بھائی، اور دیگر رشتہ دار، ایک ہی چھت کے نیچے زندگی گزارتے ہیں۔ یہ نظام نہ صرف خاندانی اتحاد کو فروغ دیتا ہے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ معاونت اور مدد کی روایت کو بھی قائم رکھتا ہے۔ تاہم، جدید دور میں اس مشترکہ نظام کے ساتھ متعدد چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں، خاص طور پر تعلیم یافتہ خواتین کے لیے۔ معاشرتی دباؤ، روایتی ذمہ داریوں، اور انفرادی خواہشات کے درمیان توازن قائم کرنا ان خواتین

کے لیے ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین جو اپنی ذاتی ترقی اور کیریئر کے لیے پرعزم ہیں، اکثر ان روایات اور ذمہ داریوں کے باعث نفسیاتی دباؤ اور الجھن کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس تناظر میں، اس موضوع کا جائزہ شرعی اور سماجی پہلوؤں سے لیا جائے گا۔ شرعی نقطہ نظر سے، اسلام نے خواتین کو ان کے حقوق دیے ہیں اور ان کی عزت و تکریم کو لازمی قرار دیا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام کے تحت ان خواتین کے مسائل کو کیسے حل کیا جا سکتا ہے، اس پر اسلامی تعلیمات روشنی ڈالتی ہیں۔ دوسری طرف، سماجی تجزیہ یہ سمجھنے میں مدد دے گا کہ کس طرح جدید تعلیم اور شعور نے خواتین کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کیا ہے۔ یہ تجزیہ نہ صرف ان مسائل کی نوعیت کو واضح کرے گا بلکہ ممکنہ حل اور تجاویز بھی پیش کرے گا جو اسلامی تعلیمات اور جدید سماجی تقاضوں کے مطابق ہوں۔

خواتین مشترکہ خاندان میں عموماً عدم مشاورت اور زبردستی کا گلہ کرتی ہیں۔ اسلام میں زبردستی اور دوسرے افراد پر اپنی مرضی مسلط کرنے کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں ہر فرد کو اس کی اہمیت اور عزت نفس کا شعور دیا گیا ہے۔ اگر خاندان کے فیصلے مشورے کے بغیر اور زبردستی کیے جائیں تو اس سے احساس کمتری اور دیگر منفی جذبات جنم لے سکتے ہیں، جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

آیات قرآن:

1. مشورے کی اہمیت: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "**وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ**" (1) ترجمہ: "اور وہ لوگ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور اپنے معاملات آپس کے مشورے سے طے کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ مشورہ اسلامی معاشرت کا ایک اہم اصول ہے۔
2. زبردستی کی مذمت: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "**لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ**" (2) ترجمہ: "دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں، بے شک ہدایت اور گمراہی واضح ہو چکی ہے۔" اگر دین جیسے حساس معاملے میں زبردستی کی اجازت نہیں تو دنیاوی معاملات میں زبردستی کی کوئی گنجائش نہیں۔

احادیث مبارکہ:

مشورہ کرنا سنت ہے۔

1. حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ كَانَ أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ** (3) **ترجمہ:** "میں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا جو اپنے ساتھیوں سے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشورہ کرتا ہو"۔ یہ حدیث مشورے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔
2. دوسروں پر آسانی پیدا کریں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا" (4) ترجمہ: "آسانی پیدا کرو اور سختی نہ کرو، خوش خبری دو اور متنفر نہ کرو۔" یہ اصول خاندان کے تمام معاملات میں اپنانا چاہیے تاکہ احساس کمتری یا کسی بھی قسم کی پریشانی پیدا نہ ہو۔

عدل اور مساوات۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ."۔ **ترجمہ:** اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ (5)

احساس کمتری کے تدارک کا حل:

1. عزت نفس قائم رکھنا: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو معزز پیدا کیا ہے: "**وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ**" (6) ترجمہ: "اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے۔"
2. خاندانی ماحول کو محبت اور احترام سے بھرپور رکھنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي" (7) ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔"

احساس کمتری (INFERIORITY COMPLEX)

کچھ لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر سمجھتے ہیں۔ جہاں تک شکل و صورت کا تعلق ہے وہ اللہ کی دین ہے۔ صورت بنانے والے نے کسی کی شکل بری نہیں بنائی اور اگر جلد کی رنگت وغیرہ میں کوئی ایسی رنگینی ہے جو کسی کو اچھی نہیں لگتی تو اس کے جلد جسمانی ساخت پر قوم، ملک اور علاقہ کے لوگوں کی نہیں بلکہ بعض اعضاء میں مردوں اور عورتوں میں بھی کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود اپنی شکل کے بارے میں بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ

دوسروں کے مقابلے میں کمتر ہیں۔ کمتری کا یہ احساس صرف شکل وصورت تک محدود نہیں رہتا بلکہ لباس، گفتگو، علمیت، امارت وغیرہ کی سمت بھی جا نکلتا ہے
۔

قرآن مجید نے سب سے پہلی بات یہ واضح کی کہ شکل وصورت کے اعتبار سے ہر شخص کی شکل نہایت عمدہ اور تخلیق کا شاہکار ہے۔﴿وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾[8](خدا نے تمہاری صورتیں تخلیق کے بہترین شاہکار کے طور پر بنائی ہیں اور تم نے آخر اسی کی طرف لوٹ جانا ہے) یہ آیت جسمانی نقائص، کمزوریوں کے سبب کی جانب متوجہ کرتی ہے۔ ہر شخص کا نام چونکہ دن میں بار بار پکارا جاتا ہے۔ اس لیے وہ نام بھی اس کی شخصیت کی وجہ بن جاتا ہے نام اگر تکبر کا آئینہ دار ہو یا اس سے کسی کمزوری کا اظہار ہوتا ہے تو اسلام اس کو ناپسند کرتا ہے۔ حضرت ابن عمر ؓ روایت فرماتے ہیں: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، وَقَالَ: "أَنْتِ جَمِيلَةُ."

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام "عاصیہ" (نافرمان) بدل دیا اور فرمایا: "تم جمیلہ ہو" یعنی خوبصورت اور نیک نام رکھا [9]۔ احادیث میں ایسے متعدد ناموں کا ذکر ملتا ہے جو تبدیل کر دیے گئے جیسے کہ برہ کا نام زینب رکھا گیا اور عاصیہ کو جمیلہ بنا دیا گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه"[10]

(مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ممنوعات کو ترک کیا)

نبی ﷺ نے ہر مسلمان کو ذاتی وقار عطا فرمایا۔ ان کو اچھے کاموں، حسن اخلاق اور دوسروں کی خدمت کی بنا پر برتری کا مستحق قرار دیا، ہر مسلمان کے لیے اپنے بھائیوں کے ساتھ مروّت، خلوص اور محبت کو ضروری قرار دیا۔ ایک دوسرے پر جاسوسی کرنے، خط کھول کر پڑھنے اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کو ممنوع کیا۔ دوستوں میں تکبر خود پسندی کو دور کیا۔ ہر شخص کو یہ حوصلہ دیا کہ وہ اپنی غلطیاں ماننے اور یوں کر کے دوسروں کو بھی ایسے اچھے کاموں کا حوصلہ دلائے جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا خدا اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ بیمار کی عیادت کرنے اور جہاد میں شرکت کے ساتھ دعوت قبول کرنے سے ہر شخص برابر ہو جائے گا۔ اسلام قبول کرنے اس کو دل میں بسا لینے کے بعد کسی مسلمان کے پاس احساس کمتری میں مبتلا ہونے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔

مشترکہ خاندان میں خواتین کو بڑا مسئلہ حسد اور جلن کا ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں حسد اور جلن جیسے منفی جذبات کی سخت مذمت کی گئی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف فرد کی شخصیت کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ اجتماعی خاندان اور معاشرتی تعلقات کو بھی خراب کرتے ہیں۔

قرآنی آیات:

1. حسد سے پرہیز کا حکم: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ"[11] ترجمہ: "اور حسد کرنے والے کے شر سے، جب وہ حسد کرے۔" یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ حسد کرنے والے کا شر خطرناک ہوتا ہے اور اس سے بچنے کے لیے دعا کرنی چاہیے۔
2. نعمتوں پر حسد سے روکا گیا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ" [12] ترجمہ: "کیا یہ لوگ حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے لوگوں کو اپنے فضل سے عطا کیا؟ اللہ کی تقسیم پر حسد کرنے کو برا عمل قرار دیا گیا ہے۔
3. دلوں کی پاکیزگی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ" [13] ترجمہ: "اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جو اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔" اس آیت میں حسد اور جلن کو روکنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

احادیث مبارکہ:

1. حسد کو ایمان کے منافی قرار دیا گیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا" [14]
ترجمہ: "حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔"

حسد کو نیکیوں کے لیے خطرہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَحَاسَدُوا، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ الْعُشْبَ". [15]

ترجمہ: "آپس میں حسد نہ کرو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی یا گھاس کو جلا دیتی ہے۔"

2. ایک دوسرے کے لیے بھلائی چاہنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" [16] ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

اجتماعی خاندان میں حسد اور جلن کے اسباب:

1. بے انصافی اور برتری کا رویہ: جب کسی ایک فرد یا خاندان کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے، تو دوسرے افراد میں حسد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
2. وسائل کی غیر مساوی تقسیم: مال، وقت، اور توجہ کی غیر منصفانہ تقسیم حسد کی بڑی وجہ بنتی ہے۔
3. تعریف یا تنقید میں عدم توازن: کسی کو بار بار سراہنا اور دوسروں کو نظر انداز کرنا حسد اور جلن کا باعث بنتا ہے۔

حسد اور جلن کا تدارک:

1. انصاف اور مساوات کا نفاذ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُّورٍ" [17] ترجمہ: "بے شک انصاف کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے نور کے منبروں پر ہوں گے۔"
2. شکر گزاری کا رویہ اپنانا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ "[18] ترجمہ: "اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔"
3. دل کی صفائی اور محبت بڑھانا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تَهَادُوا تَحَابُّوا"[19] ترجمہ: "تحفے دو تاکہ محبت پیدا ہو۔

جب کوئی حسد کرتا ہے تو سب سے پہلے وہ بدنیت اور آپ کا برا چاہنے والا ہوتا ہے۔ اور اسی برائی میں آگے جا کر کسی نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے اس کے ایسے حوادث سے بچنے کے لیے اللہ سے پناہ مانگنا ایک اچھی ترکیب ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی دو مختلف روایات کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

حسد دو صورتوں میں جائز ہے ایک تو وہ اگر کوئی شخص قرآن کا حافظ ہے یا اس کا علم رکھتا اور پھر اس علم کو لوگوں میں عام کرتا ہے تو اس سے حسد کرنا چاہتے اور دوسرے اس دولت مند سے جو اپنے مال کو خلق خدا کی بہتری کے لیے استعمال کر رہا ہے۔[20]

یہاں پر حسد کو رشک کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ حضرت زبیر بن عوامؓ کی ایک روایت میں حسد کو بیماری قرار دیا گیا جب کہ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگ حسد سے بچتے رہو۔ کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں یا گھاس کو کھا جاتی ہے۔[21] اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا "[22] ترجمہ: "حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔"

مشترک خاندان میں خواتین کو رازداری کے حوالے سے مسئلہ در پیش ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں میاں بیوی کے رشتے کو انتہائی محترم اور مضبوط رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان رازداری کو قائم رکھنا نہ صرف ایک اخلاقی فریضہ ہے بلکہ ازدواجی زندگی کو خوشگوار اور پر سکون بنانے کے لیے بھی ضروری ہے۔

قرآنی آیات:

1. میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ "[23] ترجمہ: "وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔"

اس آیت میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے، جو نہ صرف پردہ اور تحفظ فراہم کرتا ہے بلکہ عیبوں کو چھپاتا اور ایک دوسرے کو زینت بخشتا ہے۔ یہ رازداری اور اعتماد کا بہترین استعارہ ہے۔

2. راز کو ظاہر کرنے کی ممانعت: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَلَا تَجَسَّسُوا" [24] ترجمہ: "اور تجسس نہ کرو۔" یہ حکم ازدواجی زندگی پر بھی لاگو ہوتا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی کمزوریوں یا رازوں کو نہ صرف محفوظ رکھیں بلکہ انہیں افشا نہ کریں۔

احادیث مبارکہ:

1. راز کو ظاہر کرنے کی سخت ممانعت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا" [25] ترجمہ: "اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین لوگوں میں سے وہ شخص ہو گا جو اپنی بیوی سے تعلق قائم کرے، اور بیوی

اس سے تعلق قائم کرے، پھر وہ اس کے رازوں کو افشا کرے۔" یہ حدیث واضح طور پر اس بات کی ممانعت کرتی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ذاتی معاملات کو کسی اور کے سامنے بیان کریں۔

ازدواجی معاملات میں رازداری کی اہمیت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ: مَجْلِسَ سَفْكِ دَمٍ حَرَامٍ، أَوْ مَجْلِسَ فَاحِشَةٍ، أَوْ مَجْلِسَ اغْتِيَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ." [26] ترجمہ: "مجالس امانت (یعنی رازداری) پر مبنی ہوتی ہیں، سوائے تین مجلسوں کے: وہ مجلس جس میں کسی کا ناحق خون بہایا گیا ہو، وہ مجلس جس میں فحاشی اور بے حیائی ہو، وہ مجلس جس میں کسی کے ساتھ دھوکہ یا ناحق سازش ہو۔" یہ عمومی اصول ازدواجی زندگی پر بھی لاگو ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ہونے والی بات چیت محفوظ اور امانت سمجھی جائے۔

2. خاندان کے راز افشانہ کرنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" [27] ترجمہ: "جو شخص کسی مسلمان کا پردہ رکھے گا، اللہ اس کا پردہ دنیا و آخرت میں رکھے گا۔" میاں بیوی کے درمیان رازداری اس حدیث کے عمومی اصول کے تحت آتی ہے۔

ازدواجی رازداری کے فوائد:

1. اعتماد اور محبت میں اضافہ: جب میاں بیوی ایک دوسرے کے راز محفوظ رکھتے ہیں تو ان کے درمیان اعتماد اور محبت بڑھتی ہے۔
2. گھر کے سکون کی حفاظت: راز افشا کرنے سے گھریلو جھگڑے اور بداعتمادی پیدا ہوتی ہے، جو خاندان کے ماحول کو خراب کر سکتی ہے۔
3. عزت اور وقار کی حفاظت: میاں بیوی کے راز افشا کرنے سے ان کی عزت نفس متاثر ہو سکتی ہے، جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مشترکہ خاندانی نظام میں انسان کی راز داری متاثر ہوتی ہے، کسی بات کو اپنی بیوی بچوں تک محدود رکھنا چاہئے تو نہیں رکھ سکتا ہے، اور بے تکلف اور خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنا بھی دشوار ہے، متعدد روایتوں میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ گھریلو کاموں میں ازواج مطہرات کا ہاتھ بٹھاتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو تا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔[28] ایک ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے۔[29] ازواج مطہرات پانی پی دیتیں تو برتن میں اسی جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں سے وہ پی چکی ہوتیں، اسی طرح سے وہ گوشت کھا کر آپ کے حوالے کرتیں تو آپ اسی جگہ سے کھاتے جہاں سے وہ کھا چکی ہوتیں۔[30] ظاہر ہے کہ ایک بڑے اور بھرے گھر میں اس طرح سے خوشگوار ازدواجی زندگی جو کہ مطلوب شریعت ہے گزارنا مشکل ہے۔ اسی طرح سے نگاہ کی حفاظت اور عصمت وعفت کے لئے ضروری ہے کہ مرد اپنی خواہش کے مطابق دن رات کے جس حصے میں چاہے اپنی ضرورت پوری کر لے، اسے اس کے لئے آسانی اور اس کے مواقع میسر ہونے چاہئیں، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ”إذا دعا الرجل زوجته لحاجته فلتأته، وإن كانت على التنور“[31]۔ (جب کوئی اپنی عورت کو اپنی ضرورت کے لئے بلائے تو وہ فوراً آجائے اگرچہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو)

اور علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں: ”لأنه يحتاج إلى جماعها ومعاشرتها في أي وقت يتفق ولا يمكن ذلك مع ثالث“[32]۔ (شوہر کو کسی بھی وقت عورت کے ساتھ رہنے اور ہم بستری کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے اور کسی تیسرے کی موجودگی میں یہ ممکن نہیں ہے)

مشترکہ خاندانی نظام میں اس پر عمل پیرا ہونا دشوار تر ہے، جس کی وجہ سے ناآسودگی پیدا ہوگی اور غلط راستے پر قدم پڑیں گے، اور شادی کا جو اہم ترین مقصد ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔

مشترک خاندان میں کنٹرول عموماً بزرگوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے، جس میں بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لئے بھی دوسروں کا دست نگر ہونا پڑتا ہے۔ اسلام میں مرد و عورت دونوں کی عزت و وقار کو اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں معاشرتی نظام کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی گئی ہے تاکہ عورت کی خودداری اور عزت محفوظ رہے۔ عورت کو بنیادی ضروریات کی فراہمی مرد کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے، تاکہ اسے کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔

قرآنی آیات

1. مرد کی ذمہ داری عورت کا نفقہ: "الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ" [33] ترجمہ: "مرد عورتوں پر نگران ہیں اس بنا پر کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔" اس آیت میں مرد کو قوام (نگران) قرار دیا گیا ہے اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ عورت کے حقوق پورے کرنا مرد کی ذمہ داری ہے، تاکہ عورت کو کسی کے آگے جھکنے کی ضرورت نہ ہو۔

2. عورت کو عزت و تکریم دینے کا حکم: "لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَلَا تُضَارَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ "[34] ترجمہ: "کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے اور نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔" یہ آیت عورت کے حقوق اور اس کی عزت کو محفوظ کرنے کی تاکید کرتی ہے۔

احادیث مبارکہ

1. عورت کے نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد پر ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُولُ" [35] ترجمہ: "آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت افراد کو ضائع کر دے۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زیر کفالت افراد، خصوصاً عورتوں کی ضروریات پوری کرے۔

2. بیوی اور بچوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "دينارٌ أنفقتهُ في سبيلِ اللَّهِ ودينارٌ أنفقتهُ في رقبةٍ ودينارٌ تصدَّقتَ بِهِ على مسكينٍ ودينارٌ أنفقتهُ على أَهلِكَ، أعظمُها أجرًا الَّذي أنفقتهُ على أَهلِكَ" [36] ترجمہ: "وہ دینار جو تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، وہ جو غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا، وہ جو مسکین کو دیا، اور وہ جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا؛ ان سب میں سب سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔" یہ حدیث عورت کی خودداری کو محفوظ رکھنے کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔

3. عورت کو عزت دینے کی تلقین: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي "[37] ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔" اس حدیث سے مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم ملتی ہے۔ علیحدہ گھر عورت کا حق ہے، اگر وہ اس کا مطالبہ کرتی ہے تو اسے علیحدہ گھر دینا ضروری ہے، چاروں اماموں کا اس پر اتفاق ہے، چنانچہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: "وعلى الزوج أن يسكنها فى دار مفردة ليس فيها أحد من أهله، إلا أن تختار ذلك . وإذا وجب حقا لها ليس له أن يشرك غيرها فيه، لأنها تتضرر به، فإنها لا تأمن على متاعها ويمنعها عن المعاشرة مع زوجها ومن الاستمتاع"[38]۔ (شوہر کی ذمہ داری ہے کہ عورت کو الگ گھر میں رکھے جس میں اس کے گھر کے لوگوں میں سے کوئی نہ ہو، مگر یہ کہ عورت ہی ان کو رکھنا چاہئے اور یہ جب عورت کے حق کے طور پر واجب ہے تو شوہر کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اس میں دوسرے کو شریک کرے، اس لئے کہ اس کی وجہ سے عورت کو پریشانی ہوگی، اس کے سامان کی حفاظت نہ ہو سکے گی اور نہ ہی وہ اپنے شوہر کے ساتھ بے تکلف رہ سکتی ہے اور نہ اس سے لطف اندوز ہو سکتی ہے)۔

اور علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں:

ويجب لها سكن بدليل قوله تعالى: "أسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم ، فإذا وجبت السكنى للمطلقة فللتي في صلب النكاح أولى، قال الله تعالى: "وعاشروهن بالمعروف ومن المعروف أن يسكنها في سكن، ولأنها لا تستغنى عن المسكن للاستتار عن العيون، وفي التصرف والاستمتاع وحفظ المتاع"[39]۔ (عورت کے لئے گھر ضروری ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنی وسعت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان کو بھی رکھو، اور جب طلاق یافتہ عورت کے لئے گھر ضروری ہے تو جو عورت نکاح میں ہے اس کے لئے بدرجہ اولیٰ گھر واجب ہے، اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ عورتوں کے ساتھ عرف کے مطابق زندگی گزارو، اور عرف کا تقاضا ہے کہ عورت کو ایک گھر مہیا کرے، اور اس لئے بھی کہ لوگوں کی نگاہوں سے بچنے، اور شوہر کے ساتھ رہنے اور سامان کی حفاظت کے لئے ایک عورت گھر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی ہے)۔ گھر کا ایک علیحدہ کمرہ کافی ہے یا مستقل ایک گھر کی ضرورت ہے جہاں باورچی خانہ، غسل خانہ اور بیت الخلاء کا الگ سے نظم ہو، یہ مرد و عورت کے حالات اور عرف و عادت پر محمول ہے[40] ۔ گھر کی ضروریات مشترک ہونے کی صورت میں اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ شوہر کے رشتہ داروں میں سے کوئی عورت کے لئے باعث ایذا نہ ہو، چنانچہ قاضی خان لکھتے ہیں: " فإن كانت دار فيها بيوت، وأعطى لها بيتا يغلق ويفتح لم يكن لها أن تطلب بيتا آخر إذا لم يكن ثمة أحد من أحماء الزوج يؤذيها "[41]۔

حاصل یہ ہے کہ مشترکہ خاندانی نظام کی جگہ جداگانہ خاندانی نظام کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے، اور مالی معاملات بھی جداگانہ ہوں۔

مشترک خاندان میں خواتین کو اپنے حصے کے ساتھ ساتھ اضافی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مشترکہ خاندان کے نظام میں خواتین کو گھریلو کام کاج کا اضافی بوجھ برداشت کرنے کی صورت میں اسلام کا نقطہ نظر اعتدال، انصاف اور تعاون پر مبنی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلے پر درج ذیل اصول واضح ہوتے ہیں:

قرآن کریم:

.1 انصاف اور مہربانی کا حکم: اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ.[42] ترجمہ: "بے شک اللہ انصاف کرنے، احسان کرنے اور رشتہ داروں کو ان کا حق دینے کا حکم دیتا ہے۔" اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ خاندان کے تمام افراد کو انصاف اور محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

.2 مشاورت کا اصول: "وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ "[43] ترجمہ: "اور ان کا معاملہ آپس کے مشورے سے چلتا ہے۔" خاندان کے امور میں مشترکہ فیصلے اور ذمہ داریوں کی تقسیم مشاورت کے ذریعے ہونی چاہیے تاکہ کسی ایک فرد پر غیر ضروری بوجھ نہ پڑے۔

.3 ذمہ داری اور کفالت کا حکم:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ﴾[44] مردوں کو خواتین کی کفالت اور ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

.4 انصاف کا حکم: قرآن میں انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے: ﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ﴾[45] خاندان کے ہر فرد کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

احادیث مبارکہ:

.1 گھریلو کام میں تعاون کی مثال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ"[46] ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کے کام میں مدد کیا کرتے تھے، اور جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لیے چلے جاتے۔" یہ حدیث اس بات کی مثال ہے کہ مردوں کو بھی گھریلو کاموں میں حصہ لینا چاہیے۔

.2 عورتوں پر رحم کرنے کی تلقین: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي "[47] ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر سلوک کرے، اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔" اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین کے ساتھ مہربانی اور ان کی ذمہ داریوں میں تخفیف کرنے کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

.3 ظلم سے منع: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)[48] ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔ کسی عورت کو اس کی بنیادی ضروریات کے لیے تنگ کرنا یا اس کے حقوق پامال کرنا ظلم کے زمرے میں آتا ہے۔

.4 عورتوں کے ساتھ حسن سلوک: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ)[49] آپ ﷺ نے عورتوں کے حقوق کی خاص تاکید فرمائی اور ان پر ظلم کو شدید ناپسند فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے شادی کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے مکان کو بھی اپنے سے بالکل الگ قرار دیا۔ مشترکہ خاندانی نظام میں کتنی بہو، بیٹیاں تنازع کے سبب طلاق سے دوچار ہوکر بے کسی کی زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور ہیں جبکہ طلاق کو ابغض الحلال قرار دیا گیا ہے۔

مشترکہ خاندان میں غیر محرم مرد رشتہ داروں سے پردہ کے حوالے سے مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ مشترکہ نظام میں پردے کی بھی رعایت کماحقہ نہیں ہو پاتی، جبکہ پردہ اور غیروں سے عدم اختلاط اسلام کے مطلوبہ طرز معاشرت کا اہم ترین جزء ہے، رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو فرمایا کہ غیر عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو اس پر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے سوال کیا شوہر کے بھائی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”الحمو الموت“[50]، یعنی شوہر کے رشتہ داروں سے موت کی طرح بچنا چاہیے۔ مشترکہ نظام میں دیور، جیٹھ اور نندوئی وغیرہ سے پردے کی جو مشکلات پیش آتی ہیں وہ تو اپنی جگہ مسلّم ہیں، علاوہ ازیں عورت اپنے شوہر کے لئے زیب وزینت اور بے تکلف گفتگو نہیں کرسکتی جو اس کے شوہر کا بنیادی حق ہے۔

الغرض مشترکہ اور جداگانہ خاندانی نظام کے مفاسد اور محاسن کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ مشترکہ خاندانی نظام کی خوبیوں کا تو انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کے مفاسد کے پیش نظر ہمارے زمانے میں جداگانہ خاندانی نظام ہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں گھریلو جھگڑوں سے بھی حفاظت رہتی ہے اور آپس میں تعلق قائم رہتا ہے، پردہ کی بھی رعایت ہوتی ہے اور زوجین کو بے تکلف گفت وشنید اور جنسی تسکین کا موقع ملتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ والدین اور خاندان کے کمزور افراد جن کی کفالت شرعی طور پر ان کے ذمہ واجب ہوتی ہے ان کے پورے حقوق کی رعایت کی جائے اور ان کی خبر گیری

کو ضروری سمجھا جائے۔ چونکہ نفقہ تبرع اور عطیہ ہے جو قرابت کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، اس لئے سب پر برابر اخراجات عائد کیا جانا چاہئے، یا سب آپس میں اخراجات کی مقدار پر صلح کر لیں۔

مشترکہ خاندان میں خواتین ذہنی دباؤ کا شکار ہوتی ہیں۔ اسلام نے معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کو منظم کیا ہے اور خاص طور پر خاندان میں عورت کے حقوق، عزت اور ذہنی سکون کو محفوظ بنانے کے لیے اہم رہنمائی فراہم کی ہے۔ قرآن اور حدیث میں کئی مقامات پر عورت کی ذہنی اور جسمانی سلامتی کے لیے احکامات دیے گئے ہیں تاکہ وہ دباؤ اور مسائل سے محفوظ رہیں۔ اندرون خانہ مسائل، جیسے جھگڑے، بدسلوکی، یا بے توجہی، عورت کی ذہنی صحت پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں، لیکن اسلام نے ان مسائل کا حل فراہم کیا ہے۔

قرآنی آیات

1. عورت کے ساتھ حسن سلوک کا حکم: "وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا"[51] ترجمہ: "اور ان کے ساتھ بھلائی کے ساتھ زندگی بسر کرو، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔" یہ آیت مردوں کو حکم دیتی ہے کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت کے ساتھ پیش آئیں تاکہ وہ ذہنی دباؤ سے بچی رہیں۔
2. خاندانی مسائل کے حل کے لیے مصالحت: "وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا" [52] ترجمہ: "اور اگر تمہیں دونوں کے درمیان اختلاف کا خدشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔ اگر وہ صلح کا ارادہ رکھیں تو اللہ ان کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔" اس آیت میں خاندانی تنازعات کو حل کرنے کے لیے مصالحت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ

1. عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا رویہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ" [53] ترجمہ: "عورتیں مردوں کی ہمسر ہیں۔" اس حدیث میں عورتوں کے ساتھ برابری، عزت اور محبت کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وہ ذہنی سکون محسوس کریں۔
2. بیوی کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ"[54] ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔" اس حدیث میں مردوں کو بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ وہ ذہنی دباؤ کا شکار نہ ہو۔
3. عورتوں کے ساتھ نرمی کا حکم: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا" [55] ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو، نہ کسی خادم کو۔" یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور محبت کا مظاہرہ کیا۔
4. گھریلو تعلقات کو مضبوط بنانے کی نصیحت: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "فاتقوا الله في النساء، فإنكم أخذتموهن بأمانة الله" [56] ترجمہ: "عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے۔" اس حدیث میں عورتوں کے ساتھ نرمی اور خیال رکھنے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

جہاں پر انسانی جسم پر نیند اور عبادت کا حق ہے وہیں اس جسم کی نشوونما کے لیے خوراک کا بندوبست کرنا بھی ضروری ہے اور اس کے لیے حلال کمائی کی کوشش کرنا اور کھانا کھانا بھی شرعی لحاظ سے فرض ہے جس طرح کہ احکام الٰہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾[57] (اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں دی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی ہی عبادت کرنے والے ہو)

جسمانی نشوونما کے لیے شریعت نے حلال مال کمانے اور خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اس کے ساتھ ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے اچھے اور نیک جذبات رکھنا، خیر خواہی کرنا، اچھے کلمات کہنا، اچھے گمان رکھنا، اپنے ذہن کو نفسیاتی بیماریوں سے کافی حد تک چھٹکارہ دلاتا ہے اور نفس کو ان قبیح چیزوں سے آزاد کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قرآن کریم نے مومنوں کی تربیت بڑے اچھے انداز میں کی ہے اور فرمایا ہے کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ﴾[58](اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے)

اکثر و بیشتر خواتین کو مشترک خاندان میں مختلف اسباب سے مزید تعلیم کا موقع نہیں ملتا، جس سے وہ نفسیاتی دباؤ کا شکار ہوتی ہیں۔ اسلام نے تعلیم کو ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ تعلیم کو بنیادی حق اور ترقی کا ذریعہ تصور کیا گیا ہے۔ خواتین کو اعلیٰ تعلیم سے محروم کرنا نہ صرف ان کی ذہنی صحت پر منفی اثر ڈال سکتا ہے بلکہ ان کی زندگی کے دیگر پہلوؤں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث میں تعلیم کے حوالے سے متعدد احکام موجود ہیں، جو مرد و عورت دونوں کے لیے ہیں۔

قرآنی آیات

1. تعلیم کی اہمیت کا حکم: "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ○ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ "[59] ترجمہ: "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ پڑھ، اور تیرا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی، انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔" یہ آیت تمام انسانوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے، اس میں مرد و عورت کی تفریق نہیں کی گئی۔
2. علم حاصل کرنے کی فضیلت "قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ "[60] ترجمہ: "کہہ دیجیے، کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے، برابر ہو سکتے ہیں؟" علم کی فضیلت میں اس آیت کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ تعلیم انسان کو برتری عطا کرتی ہے، اور یہ فضیلت عورتوں کے لیے بھی ہے۔

احادیث مبارکہ

1. تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"[61] ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔" اس حدیث میں تعلیم کی اہمیت واضح ہے اور اس میں جنس کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔
2. بیٹیوں کی تعلیم کی فضیلت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ"[62] ترجمہ: "جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ گئیں، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا۔" اس حدیث سے بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے، کیونکہ تعلیم ان کی بہترین پرورش کا ایک حصہ ہے۔
3. علم حاصل کرنے کی راہ جنت کی طرف ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ"[63] ترجمہ: "جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔" یہ فضیلت عورتوں پر بھی لاگو ہوتی ہے۔
4. تعلیم یافتہ عورت کی اہمیت: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثال: نبی کریم ﷺ کی ازواج میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علم میں ممتاز تھیں اور صحابہ کرام ان سے مسائل سیکھا کرتے تھے۔

خواتین کی تعلیم سے محرومی کے اثرات: تعلیم کی اجازت نہ دینا نہ صرف اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ یہ خواتین کو ذہنی دباؤ، احساس کمتری، اور زندگی کے مواقع سے محروم کر سکتا ہے۔ اسلام نے خواتین کو علم حاصل کرنے، اپنی صلاحیتیں بڑھانے، اور معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کی مکمل آزادی دی ہے۔

مشترک خاندان میں بعض اوقات خواتین پر تشدد کیا جاتا ہے جس سے وہ نفسیاتی مسائل کا شکار ہوتی ہیں۔ مشترکہ خاندان میں خواتین پر تشدد یا کسی بھی قسم کا ظلم و ستم اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ قرآن و حدیث میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کا بار بار ذکر آیا ہے۔ ذیل میں قرآن و سنت کی روشنی میں چند اہم تعلیمات پیش کی جا رہی ہیں:

قرآن کی تعلیمات:

.1عدل اور نرمی کا حکم: اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: "وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ"(64) ترجمہ: "اور ان (بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو۔" یہ آیت عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیتی ہے۔

.2ظلم سے منع: اللہ تعالیٰ ظلم کو ناپسند کرتے ہیں": إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ"(65) ترجمہ: "بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔"

.3عورتوں کے حقوق": وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ"(66) ترجمہ: "اور عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے لیے ہیں، اچھے طریقے پر۔"

﴿وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾(67)

(اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا اور پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے)

اس آیت پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا مودودیؒ یہ فرماتے ہیں:

یہ مطلب نہیں کہ تینوں کام بیک وقت کر ڈالے جائیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ نشوز کی حالت میں ان تینوں تدبیروں کی اجازت ہے۔ اب رہا ان پر عمل درآمد تو بہر حال اس میں قصور اور سزا کے درمیان تناسب ہونا چاہئے اور جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہو، وہاں سخت تدبیر سے کام نہیں لینا چاہئے۔

احادیث مبارکہ:

.1بیوی کے ساتھ بہترین سلوک کی تلقین: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي "(68) ترجمہ: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر سلوک کرے، اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔" یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ خاندان میں عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ایک مسلمان کی خوبی ہے۔

.2ظلم کی ممانعت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"(69) ترجمہ: "ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔" خواتین پر ظلم بھی اس حدیث کے دائرے میں آتا ہے۔

.3عورت کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: "استوصوا بالنساء خيرًا"(70) ترجمہ: "عورتوں کے بارے میں خیر خواہی کی نصیحت قبول کرو۔" شریعت اسلامیہ نے شادی کا بنیادی مقصد سکون اور باہمی محبت ومودت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾(71) (اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی) زوجین کی خواہش ہوتی ہے کہ باہمی محبت قائم رہے۔ یہ محبت مسکراہٹوں، اچھے بول، کھانا کھانے کھلوانے، اچھے کپڑے پہن کر، نرم گفتگو، کبھی سن کر، کبھی سوچ کر، کبھی ارادہ کرکے اور کبھی بے ساختہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس محبت کی مزید وضاحت درج ذیل آیات واحادیث کے ذریعے ہو سکتی ہے: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾(72) (اور ان (خواتین) کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی گزارو) اچھی زندگی گزارنا سنت نبوی ہے۔ بیوی کے ساتھ محبت وپیار سے پیش آنا، اس سے بے اعتنائی نہ برتنا، اسے تشدد کا نشانہ نہ بنانا ایک اچھے خاوند کی صفت ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا: "خيركم خيركم لأهله وأنا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"(73) (تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں)

پاکستانی معاشرے میں خواتین پر تشدد کی مختلف صورتیں ہیں جن میں مارنا پیٹنا، جلا دینا اور تیزاب گردی وغیرہ ہے۔ خاتون فطرتاً باحیا ہے اس لیے وہ اسے ذکر کرنے سے گھبراتی ہے۔ قیصر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"While still fragmentary, data reveals strengthening associations between domestic violence and mental health. Depression, stress related syndromes, anxiety, drug dependency and suicide are consequences are observed in the short term context of violence in women lives"(74)

کئی اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ذہنی صحت اور گھریلو تشدد میں گہرا تعلق ہے۔ اس بنا پر اعصابی کھچاؤ، ذہنی دباؤ، منشیات پر انحصار اور خودکشی عورتوں کی زندگیوں میں مختصر طور پر آنے والے اثرات کے طور پر نوٹ کیے گئے ہیں۔

اسی طرح پارلیمنٹ میں سال ۲۰۱۵ء کی رپورٹ پیش کی گئی:

According to the statistics of violence against women contained in a report to parliament by the ministry If law, justice and human rights, there were 860, honour, killing (mostly women) 481 incidents of domestic violence, 90 cases of acid burning. 344 cases of rape/harassment. That is just the official toll. Less than half of abuse is reported. (75)

”وزارت قانون و انصاف اور انسانی حقوق کی طرف سے عورتوں پر تشدد کے بارے میں پیش کی گئی رپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق ۸۶۰ عزت کے نام پر قتل (جن میں اکثر خواتین ہیں)، ۴۸۱ گھریلو تشدد کے واقعات، ۹۰ واقعات تیزاب سے جھلانے والے، ۳۴۴ ریپ یا اجتماعی زیادتی کے واقعات ہیں۔ یہ حقائق سرکاری طور پر بیان کیے گئے ہیں“

یہ تمام واقعات تشدد کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن کا ہر طرح سے شریعت اسلامیہ قطعی طور پر مذمت کرتا ہے۔

مشترک خاندان کی بعض خواتین احساس برتری کا شکار ہوتی ہیں جو کہ ایک نفسیاتی عارضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے برتری اور ذات پات کی نوعیت کے بارے میں فرمایا: ﴿إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (76) (ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں رنگ اور نسل سے قبائل کی صورت اس لیے بنایا ہے تا کہ پہچان سکو۔ لیکن اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو سب سے متقی ہو۔ اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا اور علم رکھنے والا ہے)

قبائل اور قومیں اس لیے بنائی گئی ہیں تا کہ ایک دوسرے کو پہچاننے اور پکارنے میں آسانی رہے مگر اس کا ہر گز یہ مطلب کہ کوئی قبیلہ اپنے کو دوسروں سے برتر سمجھے۔ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُوا۟ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا۟ بِٱلْأَلْقَٰبِ ۖ بِئْسَ ٱلِٱسْمُ ٱلْفُسُوقُ بَعْدَ ٱلْإِيمَٰنِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ﴾ (77) (اے مومنو! جان رکھو کہ کوئی قوم کسی دوسری کو اپنے سے کمتر سمجھ کر اس پر حقارت کا اظہار نہ کرے۔ کوئی عورت دوسری کو اپنے سے حقیر جان کر اس کی بے عزتی نہ کرے، کوئی شخص دوسرے کا برا نام چھیڑ کے طور پر نہ رکھے۔ بدترین کام ایمان لانے کے بعد اس قسم کی برائیاں ہیں اور اگر تم ان سے توبہ نہیں کرو گے تو یہ جان رکھو کہ تم ظالم قرار پاؤ گے)۔ لوگوں کو حقیر جاننے کے لیے کسی مسلمان کے پاس کوئی جواز نہیں یا اس کے برعکس کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خود کو دوسروں سے حقیر جانے۔ اللہ کے نزدیک بد صورت مسلمان اس خوبصورت مسلمان سے بہتر ہے جس کے اعمال اچھے نہ ہوں۔ اس اہم نکتہ کو نبی ﷺ نے انسانی حقوق کے سب سے بڑے چارٹر یعنی خطبہ حجتہ الوداع میں واضح فرمایا۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ انسانوں میں برتری اچھے کاموں سے ہوتی ہے۔ اور یہ یاد رکھو کہ تم سب آدمؑ کی اولاد میں سے ہو جب کہ آدمؑ کو مٹی سے بنایا گیا تھا۔ انہوں نے ان ارشادات پر خود عمل کر کے دکھایا۔ بنوہاشم کی متعدد خواتین کو حبشی غلاموں کے نکاح میں دیا۔ حالانکہ عربوں کے دماغ میں نسلی برتری کا فتور شدت سے پایا جاتا تھا۔ اسلام نے احساس کمتری کے اہم سبب حسد کو برا سمجھا اور یہاں تک کہ قرآن مجید نے یہ نصیحت کی کہ حسد کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔ ﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ (78) (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں حسد کرنے والوں کے حسد سے) جو لوگ اپنی دولت پر اتراتے ہیں یا عہدہ پانے کے بعد اکڑ دکھاتے ہیں ان کے احساس برتری کو غیر اہم قرار دیا ہے۔ ایسے لوگوں کی جب کرسی چھن جاتی ہے یا ان کی دولت میں کوئی کمی آتی ہے تو ان کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿لِّكَيْلَا تَأْسَوْا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا۟ بِمَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (79) (جو مل گیا اس پر اتراؤ نہیں اور جو نہیں ملا اس پر پچھتاؤ نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کسی اکڑنے والے مغرور کو پسند نہیں کرتا) قرآن مجید نے ذہنی مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں یہ لاجواب ترکیب بتائی ہے کہ جو چلا گیا اس پر پچھتاؤ نہیں اور جو آ گیا اس پر اتراؤ نہیں۔ یہ مختصر سا اصول اگر ذہن میں بسا لیا جائے تو پھر دنیا میں کوئی مصیبت اعصاب پر سوار نہ ہو سکے گی۔ مشترکہ خاندان کے اندرونی مسائل کی وجہ سے خواتین پر ذہنی دباؤ کے اثرات کو سمجھنے کے لیے

اسلام نے ایک متوازن اور انصاف پر مبنی خاندانی نظام فراہم کیا ہے۔ قرآن و حدیث میں ہمیں ایسے اصول ملتے ہیں جو خاندانی زندگی میں سکون، محبت اور انصاف کو یقینی بناتے ہیں۔

.2ذہنی دباؤ سے بچاؤ کے لیے صبر کی تلقین: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"مَن يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ" (80) یعنی جو صبر کرے گا اللہ اسے صبر عطا کرے گا، اور صبر سے بہتر کوئی عطیہ نہیں۔

1. مشورہ اور گفت و شنید: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ" (81) یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ خاندان کے افراد ایک دوسرے کے مسائل کو محبت سے سمجھیں اور مشورے سے حل کریں۔

.2انصاف اور حدود کا خیال: اگر مشترکہ خاندان میں خواتین پر اضافی دباؤ ہے تو مرد حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور ان کے آرام اور ضروریات کا خیال رکھیں۔

مشترکہ خاندان میں اعلی تعلیم کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے خواتین ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہے پر آیت اور حدیث:

مشترکہ خاندان میں خواتین کو اعلیٰ تعلیم کی اجازت نہ دینا ایک معاشرتی مسئلہ ہے جس کا اسلام کے اصولوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام علم حاصل کرنے کو مرد و خواتین دونوں کے لیے فرض قرار دیتا ہے۔ قرآن و حدیث میں متعدد مقامات پر علم حاصل کرنے کی اہمیت اور فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن کی آیات:

1. علم حاصل کرنے کا حکم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (82) یہ آیت علم حاصل کرنے کے حکم کا آغاز ہے اور مرد و خواتین دونوں کے لیے یکساں ہے۔

.2علم والوں کی فضیلت: "يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ" (83) اللہ تعالیٰ علم والوں کے درجات بلند کرتا ہے، اور اس میں صنف کی کوئی تفریق نہیں۔

احادیث:

.1علم حاصل کرنا فرض ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" (84) علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔

.2بیٹیوں کی تعلیم کی ترغیب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": جس نے تین بیٹیوں کی اچھی پرورش کی، ان کو تعلیم دی اور ان کی شادی کر دی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (85)

ذہنی دباؤ اور مشترکہ خاندانی نظام: اگر مشترکہ خاندانی نظام خواتین کو ان کے بنیادی حقوق، جیسے تعلیم سے محروم رکھتا ہے، تو یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اسلام نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ تعلیم نہ ملنے کی وجہ سے ذہنی دباؤ، احساس کمتری، اور شخصیت کی نشوونما میں رکاوٹ جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں خاندان کے افراد کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سوچنا اور رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

خلاصہ

مشترکہ خاندان میں خواتین کو اپنی ضروریات کے لیے منت سماجت کرنے کی ضرورت پیش آنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ مردوں کو چاہیے کہ وہ انصاف اور احسان کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور خواتین کے حقوق کا خیال رکھیں۔ خاندان کے باقی افراد کو بھی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے آسانیاں پیدا کریں اور محبت و ہمدردی کے ساتھ رہیں۔ اس باب میں مشترکہ خاندان کے لئے کچھ عملی اصول بھی بیان ہوئے ہیں۔

گھریلو ذمہ داریوں کی تقسیم میں انصاف ہو تاکہ کسی ایک فرد پر اضافی بوجھ نہ پڑے۔ خواتین کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے اور ان کی مدد کی جائے۔ خاندان کے تمام افراد کو چاہیے کہ باہمی محبت اور تعاون کے ذریعے کام بانٹیں۔ اسلام ایک متوازن معاشرتی نظام کی تعلیم دیتا ہے جس میں کسی بھی فرد کو ضرورت سے زیادہ بوجھ برداشت نہ کرنا پڑے۔ قرآن و حدیث میں ایسے اصول موجود ہیں جو مشترکہ خاندان کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ خواتین کو ذہنی دباؤ سے بچانے کے لیے محبت، عدل، اور نرمی کا ماحول قائم کرنا ضروری ہے۔ مشترکہ خاندان میں مسائل پر صبر اور دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ دل میں سکون رہے۔ اسی طرح اسلام میں خواتین کی تعلیم کی ممانعت نہیں بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام میں اگر یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو یہ دینی تعلیمات کی کمی اور معاشرتی روایات کی غلط تعبیر کی وجہ سے ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، مشترکہ خاندان میں یا کسی بھی جگہ

عورتوں پر تشدد یا ظلم سختی سے ممنوع ہے۔ قرآن و سنت میں عورتوں کے ساتھ شفقت، محبت اور انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر خاندان میں ایسی کوئی صورتحال ہو، توسب افراد کو ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، مشترکہ خاندان میں یا کسی بھی جگہ عورتوں پر تشدد یا ظلم سختی سے ممنوع ہے۔ قرآن و سنت میں عورتوں کے ساتھ شفقت، محبت اور انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر خاندان میں ایسی کوئی صورتحال ہو، توسب افراد کو ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے عورتوں کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

حوالہ جات

---

[1]۔القرآن،الشوری42: 38

[2]۔القرآن،البقرۃ2: 256

[3]۔ **جامع الترمذی، حدیث نمبر:1714**، کتاب الجہاد، باب ما جاء فی المشورۃ۔

[4]۔ **صحیح بخاری، حدیث نمبر:3038**، کتاب الجہاد والسیر، باب مایکرہ من التشدد فی العبادۃ۔

[5]۔ **صحیح بخاری، حدیث نمبر:2587** ، کتاب الھبہ، باب الإشھاد فی الھبۃ۔

[6]۔القرآن،الاسراء17: 70۔

[7]۔ **سنن الترمذی، حدیث نمبر:3895**، کتاب المناقب، باب فضل أزواج النبی ﷺ۔

[8]۔ القرآن، التغابن64: 3۔

[9]۔ **صحیح مسلم، حدیث نمبر:2139**، کتاب الآداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح إلی حسن۔

[10]۔ **صحیح بخاری، حدیث نمبر:10** کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔

[11]۔القرآن،الفلق 113: 5۔

[12]۔القرآن،النساء 4: 54۔

[13]۔القرآن،ایضاً:32۔

[14]۔ **صحیح مسلم، حدیث نمبر:2563** کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الحسد والتباغض والتدابر۔

[15]۔ **سنن أبي داود، حدیث نمبر:4903** کتاب الأدب، باب فی الحسد۔

[16]۔ **صحیح بخاری، حدیث نمبر:13**، کتاب الإیمان، باب من الإیمان أن یحب لأخیہ ما یحب لنفسہ۔

[17]۔ **صحیح مسلم، حدیث نمبر:1827**، کتاب الإمارۃ، باب فضل الأمراء العادلین وعقوبۃ الجائرین۔

[18]۔القرآن، ابراہیم14: 7۔

[19]۔المؤطا للإمام مالک، حدیث نمبر:1413، کتاب حُسن الخُلق، باب ماجاء فی التھادي والتودد۔

[20]۔ صحیح البخاری، ، حدیث نمبر: ۷۳، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ۔

[21]۔القزوینی، ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، حدیث:۴۲۱۰۔

[22]۔ **صحیح مسلم، حدیث نمبر:2563** کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الحسد والتباغض والتدابر۔

[23]۔القرآن، البقرۃ، 2: 187۔

[24]۔القرآن، الحجرات 49: 12۔

[25]۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:1437، کتاب النکاح، باب تحریم إفشاء سر المرأۃ۔

[26]۔ **سنن ابی داؤد، حدیث نمبر:4869، کتاب** الأدب، **باب** فی نقل الحدیث، ج 4: ص300 ، **ناشر** دار الفکر، **سنہ اشاعت** 1410 ھ۔

[27]۔ صحیح مسلم، حدیث:2590، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل ستر المسلم۔

[28]۔ صحیح البخاری، حدیث نمبر:676، کتاب الاذان، باب من کان فی حاجۃ اھلہ فاقیمت الصلاۃ فخرج۔

[29]۔ایضاً، حدیث250، کتاب الغسل، **باب** :ھل یدخل الرجل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلھا إذا لم یکن علی یدہ قذر غیرہ۔

[30]۔ صحیح مسلم، حدیث300، کتاب الحیض، ص295۔

[31]۔السنن الترمذی، حدیث:1160 کتاب الرضا، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ۔

[32]ـ محمد بن علی، الحنفی، الشامی، ابن عابدین، الرد المختار، المشہور بالشامی، ج۵، ص ۳۲۱ـ

[33]ـ القرآن، النساء4: 34ـ

[34]ـ القرآن، البقرۃ 2: 233ـ

[35]ـ صحیح مسلم، حدیث:996، کتاب الزکاۃ، باب فضل الانفاق فی سبیل اللہـ

[36]ـ صحیح مسلم، حدیث:1000، ایضاًـ

[37]ـ سنن الترمذی، حدیث:3895، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حسن معاملۃ الزوجۃـ

[38]ـ مرغینانی، ابو الفضل، احمد بن علی، ہدایہ، ج2، ص 441ـ

[39]ـ ابن قدامہ، حنبلی، موفق الدین، المغنی، 1355، دار عالم الکتب، الریاض، 1987ءـ

[40]ـ محمد بن علی، الحنفی، الشامی، ابن عابدین، الرد المختار، المشہور بالشامی، ج5، ص 322ـ

[41]ـ ایضاًـ

[42]ـ القرآن، النحل 16: 90

[43]ـ القرآن، الشوریٰ 42: 38

[44]ـ القرآن، النساء4: 34

[45]ـ القرآن، النحل 16: 90

[46]ـ صحیح البخاری، حدیث نمبر:676، کتاب الاذان، باب من کان فی حاجۃ اھلہ فاقیمت الصلاۃ فخرجـ

[47]ـ سنن الترمذی، حدیث:3895، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حسن معاملۃ الزوجۃـ

[48]ـ صحیح مسلم، حدیث: 2577، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلمـ

[49]ـ سنن ابن ماجہ، حدیث:3679، کتاب الزہد، باب تحریم ظلم الیتیم والمراۃـ

[50]ـ صحیح البخاری، حدیث 5232، کتاب النکاح، باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃـ

[51]ـ القرآن، النساء 4: 19ـ

[52]ـ القرآن، النساء 4: 35ـ

[53]ـ سنن ابوداؤد، حدیث: 236، کتاب الطہارۃ، باب فی وضوء النساءـ

[54]ـ سنن الترمذی، حدیث:3895، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حسن معاملۃ الزوجۃـ

[55]ـ صحیح مسلم، حدیث: 2328، کتاب الفضائل، باب ماجُبل علیہ نبی اللہ ﷺ من الخُلق العظیمـ

[56]ـ صحیح مسلم، حدیث:1218، کتاب الحج، باب خطبۃ النبی ﷺ فی حجۃ الوداعـ

[57]ـ القرآن، البقرۃ2: 172ـ

[58]ـ القرآن، الحجرات49: 12ـ

[59]ـ القرآن، العلق96: 1-5ـ

[60]ـ القرآن، الزمر39: 9ـ

[61]ـ سنن ابن ماجہ، حدیث:224، کتاب المقدمہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلمـ

[62]ـ صحیح مسلم، حدیث:2631، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الاحسان علی البناتـ

[63]ـ صحیح مسلم، حدیث:2699، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن والذکرـ

[64]ـ القرآن، النساء4: 19ـ

[65]ـ القرآن، آل عمران3: 57

[66]ـ القرآن، البقرۃ2 : 228

[67]ـ القرآن، النساء4: 37ـ

[68]ـ سنن الترمذی، حدیث:3895، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حسن معاملۃ الزوجۃـ

[69]۔ صحیح بخاری: حدیث: 2447، کتاب المظالم والغصب، باب الظلم ظلمات یوم القیامۃ۔

[70]۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3331، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم وذریتہ۔

[71]۔ القرآن، الروم30: 21۔

[72]۔ القرآن، النساء4: 19۔

[73]۔ سنن الترمذی، حدیث: 3895، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حسن معاملۃ الزوجۃ۔

[74] ۔Dr. Fawad Kaisar, unfinished domestic violence in Pakuistan, Daily Times, March 9, 2015.
[75]. Dr. Fawad Kaisar, unfinished domestic violence in Pakuistan, Daily Times, March 9, 2015.

[76]۔ القرآن، الحجرات42: 13۔

[77]۔ القرآن، الحجرات 42: 11۔

[78]۔ القرآن، الفلق113: 5۔

[79]۔ القرآن، الحدید57: 23۔

[80]۔ صحیح بخاری، حدیث: 1469، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسئلۃ۔

[81]۔ صحیح مسلم، حدیث: 55، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ۔

[82]۔ القرآن، العلق96: 1۔

[83]۔ القرآن، المجادلۃ 58: 11۔

[84]۔ سنن ابن ماجہ، حدیث: 224، کتاب المقدمہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم۔

[85]۔ صحیح مسلم، حدیث: 2631، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضیلۃ تربیۃ البنات وحسن اکرامہن۔